بحمدہٖ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی

اجلی انوار الرضا

۱۳۳۴ھ

جس مین گرامی جناب مولوی انوار اللہ خان صاحب صدر الصدور صوبجات دکن کے رسالۂ **القول الاظہر** کی مخصوصہ تراش کا ردّ بلیغ ہی اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرہ دام ظلہ العالی کا مفتاوتحفہ عالیہ بطلب مناظرہ حسب صفا ممدوح کے نام امضا فرمانا اور ادہر مہر سکوت لگ جاتی ہیںون تقاضون پر آوازہ آنا ـ

الحمد لله افاانیون کی ناکامی کے دو۲ روشن ثبوت

(۱) اسوقت تک ایک عبارت نہ دکھاسکے جسمین اونکے ادعا کی تصریح ہو یہانتک کہ طرابلسی شامی مصری تحریرین جو ظاہر کرتے ہین وہ بھی ثبوت سے خالی اور بعض خود اونپر اولٹی حجت (۲) جیسے عوام بھائی بھی آنکھون دیکھ لین کہ افانیون کو جب کوئی سند نہ ملی سب سے **کتابون کی جھوٹی عبارتین دل سے گڑھ لین** ایک ایسی فرضی قیاس مصنف القول الاظہر کو بھی جو آزاد مسلک اونکیا اتنا سمجھنے والا کوئی نہ تھا کہ سچی سند ہوہی سکتی تو سب کے سب جھوٹی سندین کیون گڑھتے **دیوبندیون** کے بارہ کفر اور علمائے حرمین شریفین کا بالاتفاق اونکی تکفیر فرمانا مصنف القول الاظہر کے لین اسکا ردّ ہوتا نیز اونکی اور اونکے ائمہ بدایونی کی حالتون پر تنبیہ

تصنیف لطیف عالیجناب مولنا مولوی محمد المعروف بہ **حامد رضا خان** قادری نوری سلمہ الرحمن

مولوی حکیم ابوالعلا محمد **امجد علی** اعظمی رضوی نے اپنے اہتمام سے چھاپ کر شائع کیا

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

دفعہ اول ۱۰۰۰ جلد — قیمت فی جلد ۱/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انوار اللہ ؛ تلالؤت باحمد رضاہ ؛ بنشر السنۃ ونصر الدین ؛ صدق وعدہ ؛ ونصر عبدہ ؛ وھزم الاحزاب وحدہ ؛ فالحمد للہ رب العلمین ؛ وافضل الصلوات ؛ واکمل التحیات ؛ علی صاحب الشریعۃ الغراء ؛ والسنۃ الزھراء ؛ و علی اٰلہ وصحبہ ؛ وابنہ وحزبہ ؛ الی یوم الدین ؛ بل ابد الاٰبدین ؛ اٰمین - حمد اوسکے وجہ کریم کو جسنے اپنے بندی کو احیا سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی توفیق بخشی اور اوسکے مقابل اہل تہ ہب اہل تعصب اہل مکابرہ وابا اہل تقلید جامد آباکسی کو راہ نہدی والحمد للہ رب العلمین جس مسلمان ذی عقل با انصاف نے دربارۂ مسئلہ اذان جمعہ رسائل وفتاوائے اہل حق ملاحظہ کیے اوسپر ہامیون اور بعض رامپوریون اور بعض اہالی مدرسہ کلکتہ اور بدایونیون کی حالت روشن ہو قریب دو ہزار کے سوالات اونپر وارد ہین بحمد اللہ تعالی ایک کا بھی جواب نہ دیسکے اور انشاء اللہ العزیز الغالب قیامت تک نہ دی سکینگے - جب کچھ نہ بنی کتابون کی عبارتین گڑھ لین مشہور ومتواتر کتابون کی عبارتون سے انکار کر دیے افترا تحریف خیانت قطع بیخانہ ساز عبارت عناد ومکابرہ سوالون کے جواب سے سکوت محض یا نری اولٹی یا بیعلاقہ جھنی باتین بنانے کے سوا کچھ نہ کرسکے اور کرتے بھی کیا کہ حق کا مخالف کبھی راہ نہین پاتا والحمد للہ رب العلمین اس زمان طوفان مین ہمارے مقدس پرانے مولوی جناب مولنا مولوی انوار اللہ خانصاحب معین المہام وصدر الصدور صوبجات دکن کو بھی شوق ہوا تھا کہ بدایونیون کی بہتی گنگا مین ہاتھ دہو لین ایک امام اہلسنت مجدد المائۃ الحاضرۃ کی طرف مقابل بننے کا شرف مفت ہاتھ آتا ہی رامپورو بدایون کا مسالا طیار ہے ادھر اودھر سے کچھ کچھ لیکر بے محنت ایک رسالہ بنا جاتا ہی اور اوسکے سوا اتفاق سے خیال مبارک مین نہ گزرا کہ محمدی کچھار کے شیرون کو چھیڑنا آسان نہین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی حزبہ وسلم

ع نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن ﴿ کہ جاہا سپر باید انداختن ﴾ اسی فخر کی ہوس نے اجنبدایون کو
اضطراب میں ڈالا کہ مسالا وہابیوں اور رسپریوں کا مفت ملتا ہی تھوڑے سے اضافہ میں شیراز سنت
کی طرف مقابل پہنچانے کا کام چلتا ہی اوبل پڑے اور پھر جو گزری خدا دشمن ہی کو نصیب کرے حضرت ممدوح
صدر الصدور صاحب بالقاب نے اور بھی آسانی دیکھی بدایونیوں کے دو پی کا جوتا بویا ملا تھا وہابیہ اور رامپوری آنکھیں
تین کا ملا تیسر خرابی بدایونی شروع میں کچھ باتیں ادھر سے لین اخیر میں بدایونی تقلید پر چلیں وہ بھی اس
حدتک کہ فتواے بدایون میں جو **محض جھوٹی عبارت گڑھی اور جامع الرموز وغیرہ**
کے سر اوسکی تہمت جڑی حضرت نے بھی آنکھیں بند کر کے اوسکی تقلید فرمادی۔ اور پھر
سب پرانی اونکی بھجانی مناسب نجانی کچھ تو جدت بھی درکار لہذا یہ تراشی کہ اس مسئلہ پر اجماع امت ہے
یوں ایک رسالہ مہیا اور بنام **القول الاظہر** مسمے ہوا وہابیہ کی طرح اذانی صاحبوں نے بھی پردہ پوشی اختیار
کی ہی کہ خلاف کا نام کریں اور مخالف کو ندیں سنا گیا جناب **اشرفعلی تھانوی** صاحب نے رسالہ
مبارکہ **وقایۃ اہل السنۃ عن مکر دیوبند والفتنۃ** کے جواب میں کچھ حرکت مذبوحی
کی ہی جو نہ یہاں بھیجی نہ آجتک نظر سے گزری نہ ادھر سے پرواہ کیگئی کہ یہ وہی **تھانوی** صاحب ہیں جنکا نام لیکر تمام
علماء کرام حرمین شریفین نے حکم **کفر و ارتداد** لگایا اور **من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر** فرمایا
یعنی جو اوسکے عقیدہ و قول پر مطلع ہو کر اوسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہی یہ وہی **تھانوی** صاحب ہیں
جنھوں نے حضور اقدس عالم سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو وہ منھ بھر کر گالی دی کہ جیسا علم غیب اونکو ہی
ایسا تو ہر پاگل ہر جانور کو ہوتا ہی (دیکھو اونکی حفظ الایمان ص۸) یہ وہی **تھانوی** صاحب ہیں جنھوں نے
برسوں حسام الحرمین شریف کے سخت وار کھا کر آخر خود قبول دی کہ واقعی وہ کلام کفر ہی (دیکھو اونکی بسط البنان ص۲)
یہ وہی **تھانوی** صاحب ہیں جنھوں نے خدا کا دھر اسر پر بھی مان دی کہ بیشک اوس کلام کا کہنے والا کافر ہی
(دیکھو اونکی بسط ص۸) مگر خود مسلمان ہیں گویا وہ اور کوئی تھانوی تھا جس نے حفظ الایمان میں وہ موٹا
کفر بکا غرض عرب و عجم کے اشتہاری مرتد خود اپنی زبان و قلم کے اقراری مرتد پھر بھی کٹے مسلمان کے مسلمان
اسکا کیا علاج کہ اونکی اصطلاح میں کافر ہی کو مسلمان کہتے ہیں جیسا ظاہر ہے کہ کھلے مرتدوں اللہ و رسول کے
دشنام دہندوں کو اسلام کے ایک فرعی مسئلہ میں منھ کھولنے کا کیا حق اور اونکی زق زق کیا التفات کی مستحق
کیا کوئی ہندو یا یہودی اس مسئلہ میں کچھ کہنے کا حق رکھتا ہی کہ اذان مسجد کے اندر سنت ہی یا دروازہ پر۔

پھر مرتد تو یہودی و ہندو سے بھی بدتر ہو با اینہمہ خوف یہ کہ چھاپا یا چھپائی یہان مجھے خیال آئی یوہین یہ رسالہ
القول الاظہر بھی مصنف صاحب نے یہان نہ بھیجا بعض احباب نے سرکار اجمیر شریف سے روانہ فرمایا کہ ۱۱ رمضان
مبارک روز شنبہ کو آیا رسالہ ایک غیر معروف شخص کے نام سے تھا اور لوح پر جناب ممدوح کی فرمائش سے
طبع ہونا مکتوب مجاہیل یا جہال سے مخاطبہ کچھ مفید نہ یہان کے لائق رو کرون تو اتحاد رجسٹری نہ جا سکتی
لہذا روز دوشنبہ صاحب ممدوح صدر الصدور دکن کے نام فقیر کا عالی صحیفہ رجسٹری امضا ہوا اور ادا کلمات تواضع کے
ساتھ جو عباد الرحمن کی شان ہے اور رجسٹری شدہ جواب کے لیے لفافہ مین ۳ کے ٹکٹ بھی رکھ دیے ۳۵ دن بعد
جواب آیا کہ بحث سے نااتفاقی بڑھتی ہے اور مسئلہ اجماعی ہے عجب اتفاق کہ یہ جواب بھی ۱۶ شوال روز شنبہ کو آیا دوشنبہ
۱۸ شوال کو دوسرا استفادہ نامہ عالیہ بھی رجسٹری سے امضا ہوا اور اسمین ادعاء باطل اجماع کے متعلق بیس سوالات
علیہ ارشاد ہوئے اس بار بھی جواب کے لیے ۲ کے ٹکٹ رکھ دیے ادھر تواضع کی عوض خشونت برتی تھی ادھر سے
خشونت کے بدلے پھر تواضع ہی ملحوظ رہی پہلا کلام یہ استفسار کیا گیا یہ رسالہ آپکی اجازت سے چھپا کیا آپ اسپر ایرادات کے جواب
دینگے۔ اسکا جواب تو ۳۵ دن بعد ملا علمی بیس سوالوں کا جواب کون دے کسکی تاب کلی بات آخر سو دن کامل
انتظار فرما کر ۱۹ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ کو تیسرا استفادہ نامہ عالیہ پھر بصیغہ رجسٹری امضا ہوا اب ٹکٹ نہ رکھے گئے کہ
پہلے ہی ٹکٹ صاحب ممدوح کے پاس باقی ہین اسلیے دس دن انتظار کے لیے مقرر فرما دیے تھے اور یہ بھی
ارشاد کر دیا کہ جواب ابھی نہ دے سکیے تو اتنا ہی تحریر فرما بھیجیے کہ اتنی مدت مین دینگے آج پچاس دن ہو گئے کہ صدر اپنے
برخاست با جملہ سوالات کو گئے چھٹا مہینہ ہے نہ جواب نہ ٹکٹ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون کاش جو کچھ جناب ممدوح کو
بعد ملاحظہ سوالات نظر آیا جسکی بنا پر ہم در کشیدن سکوت ورزیدن ہی قرار پایا روز اول سے نظر آتا تو رسالہ
کیون لکھا جاتا یہ نوبت کیون پیش آتا ع مرد آخرین مبارک بندہ ایست ۔ یہان اس قسم کے وقائع جناب
خلافت سے بحمدہ تعالی ہمیشہ پیش آتے رہتے ہین ہزارون تک سوالات کا شمار ہے جو اقسام اقسام کے مخالفین سے
فرمائے گئے اور بحمدہ تعالی آجتک کوئی متنفس ایک سوال کے جواب پر قادر نہ ہوا بفضلہ تعالی جسنے دیا اوسنے غار سکوت
دعار صموت ہی مین ٹھکانا پایا تو صدہا مین ایک یہ واقعہ کیا وقعت خاص رکھتا جسے شائع کرنا ضرور ہوتا
مگر وہ مجموعہ اباطیل رسالہ القول الاظہر بعض دیہات مین غلط تفہیم کر رہا ہو لہذا اسکات شغب خائیان و تسکین
اہتدائیان کے لیے اون تحریرات کی اشاعت کرتے ہین ناظرین کرام خود ملاحظہ فرمالینگے کہ پاؤن کتنے
ہمت تو بہت فرمائی تھی مگر افسوس کہ ایک بار کی بھی نہ ہوئی دو چار ہی بار کام چلتا تو وزن کھلتا مگر

الحق یہ بھی جناب ممدوح کی کمال ہوشمندی ہے غلطی سے ایکبار میدان مین آنا ہوا اور دیکھے کہ سامنا اوس
شیر شرزہ سے ہے جسکے ادنے حملہ کی تاب ناممکن تو مقتضائے عقل یہی ہے کہ فوراً باپلٹگی داری بگریزید کہ
اہالی بدایون ورامپور کیطرح بعد ازان فضیحتے بسیار ۔ ہم جناب ممدوح کو تہنیت دیتے ہین کہ اونھون نے
جلد آنکھ کھولی اور انجام شناسی کی راہ لی عجب کیا کہ اللہ عزوجل قبول حق کی بھی توفیق دیدے
وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ وسراج
افقہ وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین

اعلیحضرت امام اہلسنت دام ظلہم الاقدس کا پہلا مفاوضۂ عالیہ

بنام نامی جناب مولوی انوار اللہ خانصاحب صدر الصدور صوبجات دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

بشرف ملاحظہ والا حضرت بابرکت جامع الفضائل لامع الفواضل شریعت آگاہ طریقت دستگاہ جناب
مولانا الحافظ الحاج مولوی محمد انوار اللہ خانصاحب حیاہم بالغایۃ الغر ۔ سلام مسنون نیاز مشحون ہدیہ مجلس عالیہ
یہ سگ بارگاہ بیکس پناہ قادریت عفی عنہ ایک ضروری دینی عرض کے لیے مکلف اوقات گرامی ۔ پرسون روز
شنبہ شام کی ڈاک سے ایک رسالہ القول الاظہر مطبوعہ حیدرآباد سرکار اجمیر شریف سے بعض احباب گرامی کا
مرسلہ آیا جس کی لوح پر حسب الحکم عالی جناب لکھا ہے یہ نسبت اگر صحیح نہیں تو نیازمند کو مطلع فرمائین ورنہ
طالب حق کو اس سے بہتر تحقیق حق کا کیا موقع ہوگا کسی مسئلہ دینیہ شرعیہ مین استکشاف حق کے لیے نفوس کریمہ
جن جن صفات کے جامع درکار ہین بفضلہ عزوجل ذات والا مین سب آشکار ہین علم فضل انصاف عدل حق گوئی
حق جوئی حق دوستی حق پسندی بحمدہ تعالے غلامی خاص بارگاہ بیکس پناہ قادریت جناب کو حاصل اور فقیر کا
منھ کیا قابل ہے اوس سرکار کرم کا فضل بفضلہ شامل اس اتحاد کے باعث حضرت کی جو محبت و وقعت قلب
فقیر مین ہے مولے عزوجل اوسے روز افزون کرے یہ اور زیادہ امید بخش ہے اجازت عطا ہو کہ فقیر محض مخلصانہ شبہات
پیش کرے اور خالص کریمانہ جواب لے یہان تک کہ حق کا مالک حق واضح کرے فقیر بارہا لکھ چکا اور اب
لکھتا ہے کہ اگر اپنی غلطی ظاہر ہوئی بے تامل اعتراف حق کریگا یہ امر جاہل متعصب کے نزدیک عار مگر عند اللہ وعند العقلا

اعزاز و افتخار ہو اور حضرت تو ہر فضل کے اہل ہیں و للہ الحمد امید کہ ایک غلام بارگاہ قادری کا یہ حق کا یہ معمول حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واسطے مقبول ہو اللھم آمین بالخیر یا ارحم الراحمین اگرچہ ایک نوع جرأت ہو رجسٹری جواب کو ۳ کے ٹکٹ ملفوف نیاز نامہ ہیں و التسلیم مع التکریم

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ دوازدہم شہر رمضان المبارک ۱۳۳۳ ہجریہ قدسیہ علےٰ صاحبہا و آلہ و صحبہ و ابنہ و حزبہ افضل الصلاۃ و التحیۃ روز جان افروز دوشنبہ مبارکہ

مسلمانو اس مفاوضہ عالیہ کو ملاحظہ فرمایا ایسے کلمات پر اگر کوئی شخص قدرے تعصب بھی رکھتا نرم پڑ جاتا اور تحقیق حق کی طرف توجہ لاتا مگر جب اصلا زبان کھولنے کی گنجائش ہی نہ ہو نہ قلب قبول حق کی عار قبول کرے تو سکوت و اعراض کے سوا کیا بنائے بنے۔ ایسے مفاوضہ شریفہ قدسیہ کے جواب میں صاحب ممدوح صدر الصدور صوبجات کی تحریر ملاحظہ ہو

نامہ جناب مولوی انوار اللہ خانصاحب بہادر بجواب مفاوضہ عالیہ

مولنا المعظم ذو المجد و الکرم دام فضلکم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرم نامہ پہنچا کیفیت معلوم ہوئی مولوی محمد معین الدین صاحب مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف نے ایک رسالہ لکھکر بغرض طبع میرے پاس پیش کیا۔ چونکہ تعامل اہل حرمین شریفین اور جمیع بلاد اسلامیہ کی اسمیں تائید تھی اور کوئی ایسی نئی بات اسمیں نہیں تھی کہ جس سے مسلمانوں کی حالت موجودہ میں تفرقہ واقع ہو اس لیے اسکے طبع کرنیکی اجازت دیگئی۔ مولنا آپکی طبع وقاد اور ذہن نکتہ رس سے توقع ہی کہ اس معاملہ میں آپنے غور سے کام لیا ہوگا مگر مسلمانوں کی حالت موجودہ پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔ کیونکہ اس زمانہ میں ادنی ادنی بات پر ایک فرقہ بنکر باہمی جنگ و جدال شروع ہو جاتا ہے جس سے دوسرے اقوام کی نظروں میں فریقین ذلیل و خوار دکھائی دیتے ہیں اور انکو تضحیک کا موقع ملتا ہے۔ غیر مقلد و قادیانی وغیرہ احداث مسائل کے لیے کافی تھے اگر آپ جیسے حضرات بھی اس قسم کی رفتار اختیار فرمادیں تو مصلحت سے بالکل بعید ہے۔ آپ سماعت فرما چکے ہونگے کہ اس مسئلہ کے احداث کے بعد اکثر علما جو آپکی ہر بات میں ہمخیال و ہمزبان تھے وہ بھی مخالفت پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ اور اکثر مقامات کے مسلمانوں میں تفرقہ پڑ گیا ہے بلکہ جنگ و جدال کی نوبت بھی پہنچ گئی ہے آپ غور فرمائیے کہ یہ امر کسقدر بیجا اور مضرت بخش ہے یہ مسئلہ کوئی ضروریات دین میں سے نہیں سمجھا جا سکتا

پیش نظر رہے تعلیقات کے لیے حاشیہ ملاحظہ ہو نمبر ۱ تا ۱۲

بلکہ اگر خارق اجماع کہا جائے تو بے موقع نہ ہوگا۔ پھر ایسے مسئلہ کی اثبات کی جانب توجہ کو مبذول فرمانا
جس سے ضروری مسائل دین کی اشاعت اور فرق باطلہ کی تردید کا سد باب ہوجاتا ہو کسقدر خلاف
مصلحت ہوگا۔ میری رائے مین اب اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لیے زور دینا اور اوقات عزیز کو اسمین
صرف کرنا بے ضرورت معلوم ہوتا ہے۔ محمد انوار اللہ عفی عنہ

ہماری تنقیدات

اعلحضرت امام اہلسنت دام ظلہم الاقدس نے اس خط کے اغلاط کی طرف توجہ نفرمائی کہ معمولی
مزخرفات جنکے صدہا بار رد ہوچکے۔ صرف ادعائے باطل اجماع کی خبر لی مگر ہم بعض اشارات عرض کردین کہ
ناظرین کو یاددہانی ہو صاحب ممدوح کی عبارتوں پر ہمنے حاشیہ کے ہندسے لگادیے ہین انھین نمبرون پر تنقیدات بعون الملک المجید ولی التوفیق
۱ فتوائے مبارکہ تو آپکی نظر سے بھی گزرا مدتین ہوئین مولانا احمد حسن خان صاحب آپکو بھیج چکے کیا سب
صاحبون نے یہی ٹھہرالی ہے کہ دیکھین اور آنکھین بند کرلین ۲ صدہا بار رد کردیا جائے اور کوئی صاحب
ثبوت ندے سکین مگر جو ہٹ لگ گئی لگ گئی دوسرے مفاوضہ عالیہ مین خود آپکے رسالہ مقاصد الاسلام سے
اس ادعائے بیجا کا رد آتا ہے پہلے آپ فہرست جمیع بلاد اسلامیہ کے نام ہی گنادیجیے سب جگہ سے آنایا
ثبوت شرعی منگا لینا تو بڑی بات ہے مگر یہ ہے کہ اپنے یہان جو آنکھ کھول کر دیکھا بس سمجھ لیا کہ تمام
عالم مین یہی ہے اور روز اول یا شاید روز ازل سے یہی ہے ۳ سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم کو اونے بات سمجھنا کیا حکم رکھتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جب اونے بات پر فرقہ بنجاتا ہے تو اعلی بات
اور سنت سید الکائنات علیہ وعلے آلہ افضل الصلوات والتحیات ضرور قابل ترک ہے کہ فرقہ بنی ۴
یہ وہی نیچریون اور ندویون کا عذر معمولی ہے جو ہزار بار مردود ہوچکا ۵ حضرت تالی تو دونون ہاتھ سے
بجتی ہے جب فریقین ذلیل دکھائی دیتے ہین آپ خود ہی اس ذلت سے بچے ہوتے یا دوسرا کرے تو ذلت
اور آپ رسالہ بازی فرمائین تو عزت۔ ہان اگر یہ عزت و فخر مراد ہو کہ چند لمحہ کے لیے نظر عوام مین
ایک ایسے فرد یکتا امام بے ہمتا کی طرف مقابل بنگئے جسے علمائے حرمین شریفین فرمارہے ہین امام
السید الفرد الامام بیشک وہ سردار و یکتا و امام ہے تو یہ دوسری بات ہے ۶ احداث مسائل
مین غیر مقلد و قادیانی گنائے مگر القول الاظہر سے ظاہر ہو تشریح کہ اوسکے مصنف کے نزدیک حد درجہ کے مفسدین
فی الدین گنگوہی تھانوی نانوتوی و دیوبندی مرتدین مسلمان ہین انکا حدث اکبر حدث سے بدتر خبث ہین مثلاً

محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے علم سے ابلیس لعین کا علم وسیع تر ماننا کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے
(۳) ابلیس لعین کو اللہ عزوجل کا شریک جاننا کہ جس وسعت علم کو نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے ماننا شرک بتایا
اسے کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اور یہ شیطان کے لیے نص قطعی سے ثابت ماننا (۳)
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت سے ابلیس لعین کی عظمت بے انتہا زیادہ جاننا کہ جس
صفت خاص شیطان کے اثبات کو ناقابل ہیں کہ انکے لیے مانو تو ایمان زائل وہ عظیم صفت ابلیس کو بالفعل حاصل
یہ تینوں کفر براہین قاطعہ گنگوہی صاحب کے ہیں (۴) جیسا علم غیب رسول اللہ صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم کو ہے ایسا ہر پاگل ہر چوپائے کو ہر جانور کے لیے بتانا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور کی
کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے
(۵) اسی بحث علم میں کہنا نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے یہ دونوں کفر حفظ الایمان
تھانوی صاحب کے ہیں (۶) اللہ عزوجل کو بالفعل جھوٹا جاننا کہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے
(۷) اللہ تعالی کے جھوٹا کہنے کو کفر تو کفر گمراہی بھی نہ ماننا کہ اوسکو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے
(۸) اللہ تعالی کو جھوٹا مانو یا سچا اسے ایسا اختلاف بتانا جیسا حنفی شافعی میں ہے کہ اس میں
تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن و تضلیل نہیں کر سکتا (۹) اللہ عزوجل کو جھوٹا
کہنے سے گمراہی بالاطلاق فسق بھی نہ ماننا کہ ایسے کو تضلیل و تفسیق سے مامون کرنا چاہیے (۱۰)
بلکہ تفسیق بھی درکنار اسکو کوئی سخت کلمہ کہنا چاہیے یہ پانچوں کفر گنگوہی صاحب کے
ایک فتوے ملعونہ میں ہیں (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بایں معنی خاتم النبیین جاننے کو کہ حضور سب سے
پچھلے نبی ہیں حضور کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جاہلوں کا خیال بتانا کہ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا
خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات
کچھ فضیلت نہیں (۱۲) حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی ہو تو ختم نبوت کے
خلاف نہ جاننا کہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا
یہ دونوں کفر تحذیر الناس نانوتوی صاحب کے ہیں یہ شدید تر اخبث اقوال ملعونہ مصنف
القول الاظہر کے نزدیک ایسے برے نہیں جن پر اکفار ہو علمائے حرمین شریفین نے جب بالاتفاق ان اقوال ملعونہ

دیوبندیوں کی تکفیر فرمائی القول الاظہر والے کے دلیں ادس کا درد ہے صہ ۱۳۳ پر کہا فاضل بریلوی ہمیشہ فتاوی آئے

حرمین شریفین کے سامنے سر تسلیم خم کرتے رہے مشہور فتوائے **حسام الحرمین** سے طائفہ

دیوبندیہ کو کفر کے گھاٹ اوتار دیا لیکن جب وہی مدانی فتوے فاضل بریلوی کے

خلاف نمودار ہوا تو لگے تاویلیں کرنے صہ ۱۴۲ پر کہا دوسروں پر تو حسام الحرمین سے خوب وار کیا

لیکن وہی وار جب خود اونپر ہونے لگا تو ار بچانے کی فکر میں ہوئے **مسلمانو** مصنف القول الاظہر کے

دلمین اللہ واحد قہار کی عظمت اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عزت کی بانگی ملاحظہ ہو

اولاً وہ تحریر نہ مکہ معظمہ نہ مدینہ طیبہ کے مفتیان مذاہب اربعہ سے کسی مفتی کی نہ کسی مکی نہ کسی مدنی کی نہ اصلاً

کسی مکی مدنی کی اوسپر نام کو کوئی تصدیق ایک طرابلسی کی تنہا اپنی رائے ہے اوسے فتوائے حرمین شریفین یا

مدنی فتوی کہنا صدق کے کیسے گہرے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے **ثانیاً** آٹھ سال سے زائد ہوے اوسکی

یہ تحریر ایک اور تحریر کے ساتھ لکھنؤ میں کسی نے چھاپی تھی پہلی میں انگریزی دو اذان کا بیان دوسری میں

اذان - پہلی پر چار شخصوں کے دستخط ہیں ایک طرابلسی صاحب کے اوستاد مفتی شافعیہ مقیم شہر نابلس کے

ایک حنبلی سوم شہر تونس کے ایک مالکی چہارم فرنگی محل لکھنؤ کے مولوی عبد الباقی اس دوسری اذان والی

اصلا کسی نے دستخط نہ کیے حتے کہ اوسکے اوستاد نے مگر وہ مدینہ طیبہ کا فتوی ہو گیا یہیں سے اوسکی

حالت ظاہر **ثالثاً** اوس شخص کے جواب میں ہے جس کا دعوی ہو کہ اذان جمعہ خاص دروازہ ہی پر سنت ہے

اگرچہ دروازہ کسی طرف ہو اگرچہ بیچ میں آڑ ہو یہاں کون اسکا قائل ہے **رابعاً** اوس یعنی تحریر کی حالت

یہ کہ اول تا آخر اغلاط و خطا سے مملو ہے جہل و سفاہت و افترا و تناقض و خیانت و نافہمی و مکابرہ وغیرہا

کونسا کمال ہے کہ اون گنتی کی چند سطروں میں نہیں رسالہ مبارکہ فیصلہ حق نما مصنف القول الاظہر کے

پیش نظر ہے کیا مصنف نے اوس میں تحریر طرابلسی کی نسبت یہ کلام متین در زرین نہ دیکھا کہ اوسپر اصلا

کسی عالم کی مہر و دستخط تصدیق کچھ نہیں اور سوال میں یہ ہے کہ زید کہتا ہے کہ اذان خطبہ مسجد کے دروازہ ہی پر

سنت ہے اگرچہ دروازہ منبر کے سامنے بھی نہ ہو اگرچہ بیچ میں آڑ ہو طرفہ یہ کہ زید کو لکھا کہ وہ حدیث بین یدی

سے استدلال کرتا ہے جو اسے بین یدی کا منکر اور حدیث بین یدی سے مستدل البتہ احمق زید

شاید طرابلس میں بستا ہو خیر اسکا جواب اوس طرابلسی نے لکھا اور وہی بین یدی کی عبارتوں سے

سند لایا اور اوسکے ساتھ اتصال کا گندہ بروزہ اپنی طرف سے ملایا جسپر فقہ حنفی مالکی حنبلی کی

حرمین شریفین کے مفتی کی حالت خود انہوں نے اپنی زبان سے بتایا

جنفی کتابون سے نقول لکھین کہیں بین اسکا نام نشان نہین بلکہ شرح خلیل کی عبارت صاف اوسکے
مخالف ہی خوش فہمی سے اوسے بھی نقل کرلایا ثانیًا فقہ شافعی کی صرف ایک عبارت جسطرح
اوسنے نقل کی اوسکے زعم کا پتا دیتی ہی جس کا وہ مطلب نہ سمجھا حدیث صحیح کے ردکو اصول حنفی کی
آنکھہ پھیکری رکھکر وہی تدلیس کی پکار رابعًا امام سفین بن عیینہ ابن اسحق کو مجروح ماننے کا بہتان
لطیفہ تر یہ کہ دروازۂ مسجد سے مراد بجمعیت کی دیوار خود ہی مانا کہ بین یدی کا مفہوم اتنا ہے
کہ محاذات ہو بیچ مین آڑ نہ ہو اور پھر اتصال منبر کے لیے وہی بین یدی کی چیخ پکار طرفہ یہ کہ خود
صحابی پر اعتراض کہ اونھون نے بین یدیہ بھی کہا اور علی باب المسجد بھی یہ دو ضدون کا جمع کرنا ہی یعنی صحابی نے
خود اپنی بات نہ سمجھی رات دن ملا دیے پھر مزہ یہ کہ علی باب المسجد کی تاویل کی محاذی دروازہ یعنی
منبر کے پاس دروازہ کے محاذی سبحٰن اللہ منبر کے پاس ہو تو دروازہ کے محاذی ہوگی اور دروازہ کے
پاس ہو تو منبر کے محاذی نہ رہی بین یدیہ جسکا مفہوم صرف محاذات تھا جاتا رہا پھر حقیقت و
مجاز کو دو برابر کے احتمال جانا امیر المؤمنین عثمٰن غنی کو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی سنت
بدل ڈالنے والا مانا بین یدیہ علی باب المسجد کے معنی کیا خوب گڑھے کہ کبھی یہان کبھی وہان کیا کہنا
یا زمانۂ اقدس مین دو اذانین ہوتی تھین ایک یہان ایک وہان یہ صریح و صحیح احادیث مشہورہ
بخاری و مسلم کا رد ہی یہ بھی طرابلسی صاحب کی تمام کائنات اسی سے اوسکی علمی حالت ظاہر وہ تو اتنی بھی
نہ لکھہ سکا جسقدر کلکتہ کی نام سیوتھانوی نے لکھا مسلمانو مصنف القول الاظہر اور تمام اذانیون کی ہمت و حیا
ملاحظہ ہو اول تو رسالہ مبارکہ حق نما فیصلہ کا نام لیتے شرم آتی تھی جبکہ علم کا نام کھاتے ہین کیا یہی رسالہ نہین جس مین کمال متانت سے
۶۰ سوال ہین جنکے مخاطب تمام دنیا کے سنی علما ہین مصنف القول الاظہر نے کم از کم اوس کا صفحہ لوح تو دیکھا جس سے عبارت
نقل کی کیا وہین یہ نہ تھا کہ شرق سے غرب تک تمام علما سے ایک نہایت ضروری عرض کہ جن صاحب کی رائے ہو موافق ہو تو تصدیق
فرمائین ورنہ سوالون کے جواب مین ہمت ہوتی علم کی غیرت ہوتی تو ان عالمانہ سوالون کے جواب فرماتے ورنہ
اوسکا ذکر اپنے منھ پر نہ لاتے دو برس ہونے آئے آجتک کوئی اذانی بھی اونکا جواب دے سکا ثانیًا طرابلسی تحریر جب قاہر
ردون سے مجروح تھی انھین دیکھکر کسی نے انصاف یا شرم والے کو اوس بیچ غریب تحریر کا نام بھی زبان پر لانا نہ تھا نہ کہ
دین الٰہی مین حجت بنانا مقتضائے حیا تو یہ تھا کہ پہلے اوس بیچاری بے سروپا کے نامندمل زخمون کی مرہم پٹی
کرتے ان قاہر اعتراضون کے جواب معقول جواب دینے کی ہمت فرماتے اسکے بعد اوس کا نام لیتے

مصنف القول الاظہر اور تمام اذانیون کی ہمت و حیا

نہ لاوس تمجہ و جہ مطروحہ مردودہ مطرودہ کو جس مین سانس تک باقی نہین میدان مین لانے کی تکلیف دیجیے
اور حدیث محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و تصریحات ائمہ مذہب کے مقابل اوسے دستاویز کیجیے
کسی نے کہا تھا کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین ہو گزرا یا چند روز یا چند سال جتنا مقیم رہا وہ یک متنفس ہے بات بیٹھے
وو گوش بے موافقت جماہیر علمائے کرام دین الہی مین کیسی ہی مہمل و مختل بے سند بات کہدے ہمپر
اوسکی تقلید لازم ہو اوسکے سامنے حدیث و فقہ و تصریحات کتب ائمہ سب بالائے طاق رکھدینا
واجب ہو یون تو مصنف القول الاظہر خود بھی حرمین ہو آئے ہین بس اسی بنا پر دین الہی کے حاکم
مطلق بن بیٹھتے اتنے اوراق سیاہ فرمانے کی کیا حاجت تھی لکھدیتے کہ ہم چند روزہ اقامت کے
باعث مدنی ہو گئے اب ہماری بات اگرچہ کیسی ہی ہو معنی ہو وحی الہی یا ارشاد نبی ہے جسکے آگے
تمام دلائل شرعیہ بیکار ہین مگر مشکل یہ ہے کہ آپکا طرف مقابل بانضمے آپسے بدرجہا زائد مدنی ہے
جسے اکابر علمائے حرمین شریفین نے امام مانا اپنا استاذ بنایا اوس سے حدیث و فقہ و تفسیر و اصول و سائر علوم
کی اجازتین لین تو آپکے طور پر آپ پر فرض اعظم ہے کہ اوسکے حضور گردن تسلیم خم کیجیے اور وہ جو کچھ فرمائے آمنا و
صدقنا کہکر زمین نیاز پر سر رکھدیجیے خامسا اس سفید سیج کو دیکھیے کہ لگے تاویلین کرنے اپنے
ارشاد و دربارہ اذان مین کونسی تاویل کی اس مختصر تحریر سوا اسکے کہ ہمنے رد کا مینہ برسایا اعلیحضرت تو اعلیحضرت
خادمان اعلیحضرت نے کونسی تاویل کی حاجت سمجھی یا کب ارشاد فرمایا تھا جو آپکی تحریر سے مترشح جس کا
بیان ابھی گزرا کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین ہو کر گزرا کچھ کہدے کیسی ہی کہدے فقہ حنفی و دین الہی مین حجت
قاطعہ ہے جسکے سامنے تمام دلائل شرع و نصوص حدیث و کتب مذہب کسی پر نظر جائز نہین کہ اب اپنی تخصیص عقائد
و ما علیہا تاویل فرمائی سادسا ایک جھوٹی تحریر فتوائے مدینہ کے غلط نام سے تو یہ ہے جو کئی سال ہوے
لکھنؤ مین چھپی اور کنج گمنامی مین پڑی رہی اب اذانیون نے اوسے وحی آسمانی بناکر اوچھالا دو تحریرین
حال مین ایک کسی شامی خطیب دوسری کسی مصری سے نجیت کے نام سے مصنف قول الاظہر کے امامان
بدایون نے جنکی تقلید سے جامع الرموز پر افترا اجلال فرمالیا اب کہ مدت سے عرب کی طرف
بھی سند ہو ظاہر کی ہین جو حضرات جامع الرموز جیسی مشہور متداول کتاب پر افترا سے نہ چوکین جسکے
صدہا نسخے ملک مین موجود ہین اونکی نقل و حکایت جہانتک لائق اعتبار ہو سکتی ہو عیان راچہ بیان
مگر الحمد للہ مسلمانو اپنے رب کا کرم اور حق کا وضوح اتمم و یکھو قدر

جو نا معتبر کتابین طب یابس سے بھری ہوتی ہین جیسے جامع الرموز قنیہ مجتبے وغیرہا بارہا اونمین
مرجوح سے مرجوح مجروح سے مجروح قول کے لیے کوئی نہ کوئی شاذ ضعیف مطروح روایت مل جاتی ہے
مگر شان الٰہی کہ اس مسئلۂ اذان مین لا یوذن فی المسجد اور یکرہ الاذان فی المسجد کی آواز سے تو
کتب معتمدہ گونج رہی ہین جیسی مسجد مین اذان نہ دیجائے مسجد مین اذان مکروہ ہی مگر اذانیون کو دامنون
پسینے آگئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے دو سال بیتے کہین سے کوئی ٹوٹی پھوٹی روایت بھی نہ لا سکے
جسمین ان احکام کلیہ سے اذان ثانی جمعہ کا استثنا کیا ہو یا خاص اوسکے داخل مسجد کہے جانے کا
حکم دیا ہو ناچار بیچارے عند کی حکایتا ہین بڑی پر گرے جنھین خود قبول لیتے جائین کہ اونمین بہت وسعت ہے
کسی خاص قرب پر بند نہین اور جب یون بھی نہ بنی اور تصریحات ائمہ جنکے کہ خود آیات قرآن عظیم نے
مونھہ بند کر دیا تو مرتا کیا نہ کرتا تھانوی صاحب نے بنائے امام عینی پر جیتا طوفان باندھ دیا
کہ اوسمین زمانۂ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اس اذان کا مسجد کے اندر ہونا متواتر
لکھا ہو مفتی دیوبند عزیز الرحمن صاحب نے رد المحتار علامہ شامی پر بہتان دھر دیا کہ
اوسمین یہ اذان مسجد کے اندر ہونا سنت لکھا ہو رامپوری صاحب نے صلاۃ مسعودی
کی عبارت دل سے گڑھ لی کہ ہر اذان در مسجد مکروہ است مگر اذان بر منبر بدایونی
صاحب نے جامع الرموز وغیرہ کی عبارت جی سے تراش لی کہ اونمین بعد
قول عند المنبر کے اوی قریبا منہ لکھا ہو حضرت دکھنی صاحب نے انھین پچھلے کی تقلید فرمائی
اور وہی شرح نقایہ اور وغیرہ سب پر تہمت جمائی بدایونی صاحب کی پچھلی
افترائی ہمت نے اور جوش مین آکر عالمگیری پر ہاتھ صاف کیا کہ اوسمین

صاف صاف لکھا ہو کہ جس طریقے سے آجکل اذان خطبہ قریب منبر ہوتی ہو ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا
چلا آیا ہو حالانکہ ان کتابون پر ان سب صاحبون کے محض جھوٹ محض بہتان نرے
افترا نری تہمت یکسر طوفان ہین ع عیار ہو بیباک ہو جو آج ہو تم ہو بجو بندے ہو
مگر خوف خدا کا نہین رکھتے مسلمانو اسکی جانچ کو بہت سا علم درکار نہین یہ حوالہ دینے والے
دکھا دین کہ دیکھو ان کتابون مین ہماری نقلین یہ موجود ہین اور جب نہین دکھا سکتے اور ہم کہے
دیتے ہین کہ نہین دکھا سکتے برابر جب سے مطالبہ جاری ہے اور انھین کوئی پچاس کوئی پانسو کا اشتہار دیکے ہے

مگر اشتہاری غیر اشتہاری سب خاموش اللہ تعالی فرماتا ہی ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین لاؤ اپنی برہان اگر سچے ہو۔ پھر وہی فرماتا ہی و اذلم یأتوا بالشھداء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون۔ جس مسلمان کو اسلام سے کام انصاف سے تعلق اللہ واحد قہار کو منھ دکھانا ہی وہ تو ان تنکون ہی سے سمجھ لیا کہ سچے ہوتے تو کتابون پر افترا نہ اوٹھاتے سچی عبارتین پاتے تو دل سے گڑھ گڑھ کر جھوٹی نہ لاتے مگر شاید کسی کو یہ خیال گزرتا کہ یہ تو سب ہندی ملا ہین ہندستان مین کتب خانے کم ہین شاید اسلامی ملکون مین کوئی کتاب ایسی ہو جسمین اوس حکم کراہت اندرون مسجد سے اذان ثانی کا استثنا ہو خاص اسکے لیے مسجد کے اندر کہنے کا حکم لکھا ہو حق کے مالک عز جلالہ نے اس وہم کے دفع کا یہ سامان فرما دیا کہ اذانی طرابلس و شام و مصر کے تین شخصونکی تحریرین لاتے ہین جنمین طرابلسی نے خاص مدینہ طیبہ کے عظیم کتب خانے چھان کر اپنی جان مار کر وہ چند سطرین لکھی ہین ان سب کو بھی دیکھیے تو بحمد اللہ تعالی وہی بے ثبوت وہی بے ثبات وہی ڈھاک کے تین پات مسلمان سمجھ لین کہ جب مدینہ طیبہ و شام و مصر کے کتب خانون مین بھی کسی کتاب مین نام کو کوئی حرف اذانیون کو نملا تو اب کیا منتظر او کاشی و پراگ کی پستکون مین ملیگا الحمد للہ حق کا بول بالا اہل حق کا منھ اوجالا حق کے دلائل عالی مخالفون کے ہاتھ خالی والحمد للہ رب العلمین مسلمان غور کرین ایسی عام ضرورت کا مسئلہ کہ ہر اسلامی شہر کو ہر مسجد مین کہ جمعہ پڑھا جاتا ہو ہر مہینہ مین چار یا پانچ بار اور شہر مین سو جگہ جمعہ ہوتا ہو تو ہر مہینہ مین چار پانسو بار جسکی حاجت پڑتی ہو اوسکے خلاف کا عام حکم تو مشہور و معتمد کتابون مین ہلا گہلا چھپے اور اسکے ضروری استثنا کا اصلا اصلا اصلا کوئی کتاب نام نہ لے کیا یہ عقل مین آسکتی ہی حاشا بلکہ بالیقین وہ احکام مسجد مین اذان نہ ہو مسجد مین اذان مکروہ ہی قطعا عام اور استثنا اذان ثانی کا خیال محض باطل و خام والحمد للہ ذی الجلال و الاکرام سابعا طرفہ یہ کہ بحیثیت مصری جسکا ذکر مولنا عبد المقتدر صاحب نے

بدایونیون نے انھین رکن عدالت لکھا ہی ظاہر ہی کہ حاکم کچہری رکن کچہری نہین کہلاتا اراکین سلطنت سے خود بادشاہ مراد نہین ہو سکتا تو کوئی اہلمد یا پیشکار یا سر رشتہ دار ہونگے تو یہ اذانیون کے القاب و القاب محض تصنع ہوا کرتے ہین جو درباره اذان سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اتباع کرے اگر امام وقت جاہل نامہذب اور ہزارون دشنام کا مستوجب ہے اور جو پدر پرستی مین سنت نبویہ و ارشادات فقہ حنفی کو پس پشت پھینک دے وہ جاہل سا جاہل ہو امام و علامہ محققین و چنان و چنین ہی۔ ایسے ہی نہیں (باقی بصفحہ ۱۴)

ازانیون نے یہ عربی تحریرین دکھائین دھوکے دینے کو اور ہو رہی الٹی۔ روشن ہو گیا کہ مصر و شام و مدینہ طیبہ تک کے کتب خا

مصری تحریر کا اذانیون پر اولٹ پڑنا

یون کیا کہ بخیت یا بنجیت معلوم نہین کیا نام ہی سبحن اللہ تا نام معلوم نہین اور او نکے علاّمہ صاحب الفضیلۃ
ہونے کی شہادت) ان حضرت کی نسبت بیان کیا جاتا ہی کہ انہون نے دعوی تو یہ کیا کہ اذان جمعہ داخل مسجد
مسنون ہی اور اوسکی دلیل مین وہی حدیث ابوداود کہ سند الحق نے کہی زمانہ نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم و
شیخین رضی اللہ تعالی عنہما مین اذان مسجد کے دروازہ پر ہوتی - اگر شیخ بنجیت بھی آپ کی طرح
نافع و مضر مین تمیز نہین رکھتے تو مبارک باشد ورنہ صراحۃً وہ فنائے مسجد کو بھی داخل مسجد کہہ رہے ہین
اور بلا شبہہ باین معنی داخل مسجد ہونا خود ہمارے نزدیک بھی مسنون اور الحق کے فتاوی و رسائل مین مصرح
اور ہمارے یہان یہی معمول ہی تا منا سرکار مدینہ طیبہ سے دو فتوے آکر مدینہ سکندری مین شائع ہو چکے

اذانیون کے سر پر ایک ساتھ دو مدنی فتوے

جنمین اذانیون کے ادعائے باطل توارث قدیم و تعامل جملہ بلاد اسلام کی کافی صفر اشکنی تھی وہ طرالبسی
والی ایک کیون ایسی حجت قاطعہ ہوئی جسکے سامنے حدیث و فقہ سب بیکار اور یہ دو مدنی فتوے
کیون مردود نامقبول ٹھہرے معلوم ہوا کہ وہ مدنی فتوی کا ادب نہ تھا بلکہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی
تا سعا آپکے بدایونی امام جنکی تقلید سے جامع الرموز وغیرہ پر افترا اوٹھایا اس مدنی حنفی فتوی کی
اپنی تحریر چھپا لیت تخمیر عناد و سفاہت نقضا ظلما اسلئے بہ شافی جواب مین اپنی چلتی بزعم خود خوب خوب مجھ
آئے ہین اوچھل اوچھل کر اوسکے رد فرمائے ہین اونسے پوچھیے کہ مدنی فتوی کے حضور سر بندگی کیون نہ خم کیا
تمھین اوسکے مقابل چون و چرا کرنے کا کیا حق حاصل تھا عاشرا آپ اپنی کہیے مدینہ طیبہ کے
مفتی مالکیہ کے فتوی نے آپکے ادعائے اجماع کی دھجیان بکھیر دین اور یہی آپکے رسالہ القول الاظہر کی
ساری چنائی کی بنیادی اینٹ تھی جسے اونھون نے جڑ سے اوکھیڑ دیا اب آپکے رسالہ القول الاظہر کو کہ
اسس بنیانہ علے شفا جرف ھار تھا فانھار کا مزہ چکھا دیا اب تو جناب سر تسلیم خم کرینگے یا مدنی

اذانیون کا دین

ضلع بہیلی بھیت مین ایک گاؤن دھنتدری کے حافظ امیر احمد صاحب جنکے دین و دیانت کی یہ حالت کہ شناء اللہ امرتسری
کو سنی بتا ن اہلفقہ اونکے ہم مذہب مجیب مقلدون نے بھی اوسلئے کفر پر فتوے دیے ہین دھنتدری کے حافظ جی نے
اوسکو جسمین یہ القاب لکھے جیاد سے اپنے تزک اسلام مین چھپایا جامع علوم عقلی و نقلی قاطع رسوم کفر و بدعی
یہ حافظ جی اذان جمعہ مین کچھ دنون سنت پر قائم ہو کر سنت کے سخت دشمن ہو گئے مسلمانو افسوس ہی
جن کے دین کی یہ حالت ہو کہ اسلام کو کفر کفر کو اسلام کہین بدایون والون نے عداوت سنت
کے صلہ مین یہ خطاب مولینا حاجی حافظ حکیم زادت برکاتہم لکھا یعنی اگر کوئی گمراہ سا گمراہ بدایونیون
کے دھرم مین جا ولی اللہ ہو جب کہ سنت کا منکر و بدخواہ ہو ۱۲ محمد اسمعیل حنفی عفی عنہ

قنوت کے حضور بھی گردن نیاز نہ جھکا ئینگے رب عزوجل فرماتا ہی یآیھا الذین اٰمنوا لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون اے ایمان والو زبان سے کیوں کہتے ہو
جو کرتے نہیں اللہ کو سخت دشمن ہی یہ کہ کہو کچھ اور کرو کچھ خیر یہ روش بہ تو اذا فی حضرات کے ظلم و عناد پر تھے
یہاں کہنا یہ ہی کہ بالفرض وہ طرابلسی تحریر کچھ عقل و علم کی روش پر ہوتی بھی اور بفرض باطل اوسپر اور علما کی بھی
مہر و تصدیق ہوتی تو غایت یہ کہ ایک فرعی مسئلہ مین جسکی نہایت سنت و کراہت بعض علما کی رائے
امام اہلسنت سے جدا چلی اسکا کیا استعجاب ہے ایسے فرعی اختلاف تو صحابہ کرام سے ابتک چلے آئے ہین
اسے حرمین کا وہی وار کہنا جو دیوبندیہ دشمنان خدا پر ہوا کہ وہ کافر ہین مرتد ہین اونپر لعنت الٰہی ہے
اونپر غضب الٰہی ہی جو اونکے کفر مین شک کرے خود کافر ہو ایمان سے کہیے کونسا دین کونسی دیانت ہو کیا آپکے
نزدیک کسی سہل فرعی مسئلہ مین لغزش بتانا اور کافر مرتد ملعون فرمانا یکساں ہین وہ لعون وارا یک ہین
ایسا نہ کہے گا مگر جسے اسلام و کفر مین تمیز نہیں یہ آپکے علم و فضل بلکہ مجنون کے سوا ہر شخص کی عقل
بہت دور ہی ہاں شاید ہو نہو بات وہی ہو کہ دیوبندیوں نے اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو کھلی گالیاں دین اور علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق اسپر اونکی تکفیرین کین دلین
اسکا درد تھا جس کا آپنے اپنے زعم باطل مین یہ معاوضہ سمجھ لیا کہ بالاتفاق علمائے حرمین شریفین نے
دیوبندیوں کو کافر مرتد ملعون کہا تو کیا ہوا ایک طرابلسی تو وارد نے مسئلہ اذان مین امام اہلسنت کا بھی تو
خلاف کیا چلو برابر ہو گئے آنسو پچھگئے زہے انصاف ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
۷ ــــــ احیائے سنت کو احداث سمجھنا آپکا قصور نہیں شیوع بدعت کا قصور ہے بدعت جب اتنی زیادہ
شائع ہو جاتی ہی ناواقف لوگ اوسے سنت اور اوسکے خلاف کو احداث ہی سمجھنے لگتے ہین وہ تو

حدیث ہی مین فرمایا یصیر المعروف منکرا و المنکر معروفا نسأل اللہ العفو و العافیۃ ۸ مصلحت کیلیے
دین پوشی روافض کا طریقہ ہے اگر آپ جیسے حضرات بھی اس قسم کی رفتار اختیار فرمائین تو دین و سنت سے
بالکل بعید ہی ۹ آپکو تو اپنی چند بستیاں ساری دنیا تمام جہان نظر آئین اگر دو تین شخصوں کو
اکثر علما سمجھے کیا عجب ہے ۱۰ احیائے سنت کا دروازہ ہمارے آقا اور تمام جہان کے مولیٰ محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھوں نے کھولا اور ایسے عظیم جانفزا وعدے اوسپر ارشاد ہوئے کہ لہ اجر مائۃ شہید
اوسکے لیے سو شہیدوں کا ثواب ہی انتہا کی نعمت یہ کہ کان معی فی الجنۃ وہ جنت مین میرے ساتھ ہوگا

افسوس کہ آپ حضرات اس دروازہ کو بند کرنا چاہتے ہین آپ توفیق نہین تو اورونکو بھی روکین آپ نہین جانتے
کہ سنت جب مردہ ہوجاتی ہے تو اوسکے احیا پر رائے کا تفرقہ ضروری ہے پھر بھی اگر بنظر انصاف ملاحظہ کیجیے
تو بفضل اللہ تعالیٰ اس سنت کو ہندوستان و افریقہ و کابل و کاشغر تک با انصاف مسلمانون نے جس جلدی سے
قبول کیا کمال شکر الٰہی کے مستوجب ہے والحمد للہ رب العلمین ف۱۱ اللہ انصاف دے یہ اگر واقعی ہے
تو آدابی صاحبون ہی کی خوبی ہے ملاحظہ ہو کہ محرم سنہ ۲۲ھ مین اسکا فتویٰ تحفہ حنفیہ مین چھپا ملک بھر مین
شائع ہوا کانون کان کوئی خبر نہ ہوا کسی عالم صاحب نے زبان ہلائی نہ کسی جاہل صاحب نے کان اب کہ گیارہ سال کے
بعد ان حضرات نے علم مخالفت بلند کیا اور رسالہ بازیان کین اور عوام کو ورغلایا رب واحد نا کی انسداد دین
اسکا ہزاروان حصہ بھی کوشش کی جو اس سنت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مٹانے مین
دکھائی تو اس کا الزام انہین ہی کی حرکات پر ہے مسئلہ سے جنگ و جدال پیدا ہوتا تو گیارہ برس تک
کیون نہ ہوا اپنا الزام دوسرے کے سر رکھنا کونسی شریعت مین روا ہے کیا آپنے یہ آیہ کریمہ نہ سنی ومن یکسب اثما
او خطیئۃ ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بہتانا واثما عظیما ف۱۲ سو شہدائے کرام کا
ثواب اور بہشت برین مین خدمت حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین ہونا اگر بدنما اور مغفرت بخش
ہے تو فرمائیے کونسی چیز خوشنما و منفعت بخش ہے ف۱۳ ضروریات دین مین سے یہ نہین یا اسکا خلاف بھی
کاش آپ ہی اتنا سمجھ لیتے تو نہ یہ رسالہ بازی ہوتی نہ تفرقہ آخر گیارہ برس تک آپ سب صاحب ساکت
رہے بارھوین برس کونسی نئی وحی اوتری جسنے خلاف کو ضروریات دین سے کردیا اگر کہیے ضروریات دین سے
تو نہین مگر ہمارے نزدیک ایک غلط بات تھی اوسکا رفع چاہا تو جناب ہمارے نزدیک وہ غلط بات تھی ہم نے
اوسکی اصلاح چاہی تو کیا گناہ کیا ف۱۴ ایک رامپوری تھے دوسرے بدایونی ہوئے تو ثالث آپ
پھر اجماع مین کیا شبہہ رہا اجماع کے اصل حرف تین ہی تو ہین اور دونون تو ایک ہی ہو تو اشتر فعلی و
امہین کے الحاد و ارتداد کے سر ہین جب الحاد و جہل و مکابرہ و ارتداد و عناد کے سر جمع ہوجائین
اس اجماع کا بھرت آپہی پورا ہوجائیگا ف۱۵ ضرورت مقبول بالتشکیک ہے مستحب سے سنت
اہم ہے سنت سے واجب واجب سے فرض۔ فرائض اعمال سے عقائد اہلسنت اور انمین بالخصوص
عقائد اسلام اور انمین خاص تر ضروریات دین ایک کام مین جو وقت صرف ہوا اتنی دیر دوسرا کام
ضرور نہ ہوگا تو حاصل یہی ہوا کہ احیائے سنت کا دروازہ بند مگر حاشا احیائے سنت و اشاعت فرائض سے

مانع ہونا اشاعت فرائض حمایت عقائد سنت و رد ضالین کا سد باب اگر بفرض غلط مان لیا جائے
تو اسکا ٹیکا بھی مخالفین ہی کے ماتھے ہے نہ وہ رسالہ بازی تفرقہ اندازی کرتے نہ بات بڑھتی نہ
زیادہ صرف وقت کی حاجت پڑتی جیسا گیارہ برس تک رہا ہاں اسکی بات جدا ہے کہ آپ
حضرات رسالہ بازی کریں تو نہ سد باب ہے نہ صرف وقت اور ہم کریں تو سب کچھ تو مطلب یہ ہوا
کہ ہم جو چاہیں لکھیں چھاپیں تم چپکے رہو خاموشی مصلحت تھی تو آپ ہی چپ بیٹھتے اور نہ تھی تو
اوروں کو کیوں کہیے ؎ مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس ٭ توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند
اب کیوں نہ بیضرورت معلوم ہوگا تمہاری چھپار کا شیرازہ حیدری تحفہ سامنے آیا
ہاں اوسوقت تک ضرورت تھی جب تک میدان خالی سمجھا اللہ ہدایت دے و حسبنا اللہ
ونعم الوکیل آپ میری گزارشیں معاف فرمائیں اب میں دوسرا استفاضہ عالیہ نقل کروں وباللہ التوفیق

اعلیحضرت امام اہلسنت کا دوسرا استفاضہ عالیہ بجواب جناب محدث صاحب دربھنگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بشرف ملاحظہ حضرت والا بالقابہ دام فضلکم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کرم نامہ بعین انتظار
۱۴ ۳۳ھ کے بعد تشریف لایا حضرت نے اس بارہ میں ترک مکالمہ ہونے کے بعض وجوہ تحریر فرمائے ہیں
اگرچہ ادھر کے رسائل میں انکی بھی جوابدہی تین سے شائع ہیں حضرت کو معلوم ہے کہ فقیر کا یہ فتوے محرم
۳۲ھ میں تحفہ حنفیہ میں چھپکر ملک میں شائع ہو چکا نہ علماء نے انکار فرمایا نہ جہال نے شور
مچایا تو اب بھی اگر سب ناصحان سکوت خود اپنی نصیحت پر عمل فرماکر وہی روش چلتے ۔ وہی سکوت رہتا ۔
مگر بعض وہابیہ نے تازہ زخم کے باعث بعد قبول عدول کیا اور بعض حسّاد نے ساتھ دیا مخالف تحریرات
شائع کیں جنکا جواب ادھر سے دیا گیا وہ جانتے تھے کہ اس زمانہ میں اونکے اوٹھے بات پر ایک فرقہ
بنکر باہم جنگ و جدال شروع ہو جاتا ہے جس سے دوسری اقوام کی نظروں میں فریقین ذلیل و خوار
دکھائی دیتے ہیں اور اونکو تضحیک کا موقع ملتا ہے غیر مقلد و قادیانی و وہابی وغیرہم قلم آزمائی کو
کافی سمجھے یہ مسئلہ کوئی ضروریات دین سے نہ تھا وہ کہ عمر بھر مرتدین کی رد سے ساکت رہے انتہ
واحد قہار و محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دیوبندی وغیرہم مدعیان اسلام

گالیان برسایا کیے قادیانی مخذول نے توہینات انبیاء و مرسلین علیہم الصلاۃ والتسلیم کیں کیا کیا
ملعون رسالے لکھے اور وہ حضرات کان تک خبر نہوئی گویا وہ گالیان کسی اور دین کے محبوبوں اور
رسل کا دین پر پڑ رہی تھیں جسکے دفع کی حاجت نہ تھی ایسے حضرات پر ایک غریب سُنی کے ایک
فرعی مسئلہ پر جو اونکے زعم مین غلطی ہی سہی میدان کارزار برپا کرنا فرض اعظم تھا کاش اوتھین
مصالح پر نظر فرما کر جیسے اللہ و رسول کو گالیان دیے جانے میں ہمیشہ سے خاموش رہے اور ابتک
خاموش ہین ۱۳۲۲ھ کی طرح ایک فرعی غلطی پر سکوت کرتے جیسے جب کوئی شور نہوا اب بھی نہوتا یا
یہ ایسا ہی فرض اہم تھا تو ایک صاحب ادا کر چکے دوم و سوم کو تجدید جدال کی حاجت نہ تھی کہ
بات بڑھانے سے بڑھتی ہے مگر اون حضرات کی مصلحت دینی اور عدم تفرقہ اندازی کا حاصل
یہ رہا کہ ہم سب کچھ کہین رسالے کے رسالے تیرے رد مین شائع کرین یہ نہ جنگ و جدال ہے نہ تفرقہ اندازی
نہ غیر قومون کو تضحیک کا موقع مگر تو جواب دے تو یہ سب کچھ ہی تیرے ہی ہین ہو گا شاید انھین بھی میرا ہی فہم خطا
بہر حال ایک سُنی مسلمان کی غلط فہمی اور وہ بھی ایسی کیا اوسکا دفع فرض نہین خصوصاً جبکہ وہ درخواست
کر رہا ہو کہ میرے شبہات کی تسکین ہو جائے مین قبول حق کے لیے حاضر ہون اوسکو یہ جواب کیا مناسب ہے
کہ تو نہ بول مصلحت کے خلاف ہے طلب حق مین وقت صرف کرنا بیضرورت نہین ہو سکتا مگر نیاز مند حضرت
طرح سطارہ نجاہی تھی حضور پر نور سیدنا و سیدکم و مولنا و مولٰکم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
واسطہ بتعظیم دیکر اس اجازت کی درخواست کی تھی کہ فقیر محض مخلصانہ شبہات پیش کرے اور خالص
کریمانہ جواب لے یہ مسئول کسی طرح قابل رد نہ تھا خصوصاً اوس حالت مین کہ حضرت کے اسی رسالہ مجازہ ۱۳۲۳ھ مین
تصریح ہے کہ سائل کے سوال کا رد گناہ کبیرہ ہے رسالہ القول الاظہر مین اس ادعا اجماع قطعی یقینی
صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے سوا کوئی نئی بات نہین وہ اول مین تحریرات رامپور وغیرہ کی
ملفیق ہے جن پر رد کا عدد دو ہزار سے زیادہ ہو گیا اور بحمدہ لا جواب رہا اور آخر مین فتوائے بدایون کی خلاصہ ہے
جسکا ایک رد بحمد اللہ تعالیٰ تیر اور اونکے ملجا و ماوی خاص خانقاہ عالیہ سرکار برکاتیہ مارہرہ مطہرہ سے ۱۳۲۴ھ
بنام مبحث الاذان شائع ہو چکا بلکہ دو۔ دوسرا ابھی سرکار سے ہے بنام شافی جواب بر کافی ایرادات ۱۳۲۴ھ
تیسرا حافل و کافل کہ شائع ہے تین سو ایرادات پر مشتمل بعونہ تعالیٰ زیر طبع ہے بلکہ چھپ چکا ابھی نہین بھیجا
اونھین کی تحریر سے اونکی تحریر کا رد ہے افسوس کہ اس رسالہ القول الاظہر کے ۱۳۲۵ھ مین اوسی فتوائے

سلہ مسمّٰی بہ تازیانہ ادبی مجرد بدایونی ۱۲ ۱۳۲۵ھ اوس وقت تک ساڑھے تین سو رد تھے پھر بعض اکابر و دیگر احباب اوسکی اور تحریرات بھیجیں اور بدایونی کے اقوال ضلالت کا شمار ہونے دو سو
تک پہنچا اور مادے کے بیان میں تیسرا رسالہ اور اضافہ ہوا اب تین رسالوں میں اوپر چھ سو پینتیس رد ہیں ۱۲ ۱۳۲۵ھ سے بنام تاریخی دو آفت بدایون کی خانہ جنگی اور پانچوان رسالہ مسمّٰی بہ
نکس الاطلبہ بدر سنہ خرابہ یعنی رسالہ ثالثہ بریلی میں تینوں کا مجموعہ مسمّٰی سد الفرار علی العصیدہ الفرار بحمدہ تعالیٰ طبع ہو کر شائع ہو گیا ۱۲

بدایون کی کمال فضلانہ تقلید سے نہایت ناگفتنی بات حد سے زیادہ شرمناک واقع ہوئی یعنی
جامع الرموز وغیرہ کتب فقہیہ کی طرف محض غلط عبارت کی نسبت اونکی طرف نرع باطل جرأت اونکی
جرأت اسکا حال تو بعد کو معروض ہوگا جب اوس رسالہ پر اظہار شبہات کا وقت حضرت دینگے
ابھی اجماع ہی کی نسبت عرض کرنا ہے کہ اجماع کا ذکر حضرت نے کرمنامہ میں بھی فرمایا اور واقعی اجماع ایسی
چیز ہے کہ اوسکے بعد پھر نزاع کی کوئی وجہ ہی نہین رہتی لہذا پہلے اسی کی نسبت محض مستفیدانہ سوال
کرتا ہوں اور الحمد للہ کہ حضرت کے نزدیک سوال کا رد گناہ کبیرہ ہے خصوصًا سائل بھی ایک سگ بارگاہ
قادری جواب چاہے اور حضرت اور ثقلین کے مولی و آقا حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واسطہ
دے رہا ہو اب حضرت جیسے غلام سرکار غوثیت کریم النفس سے رد سوال زنہار متوقع نہین والحمد للہ
رب العلمین وحسبنا اللہ و نعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولٰنا محمد و آلہ و صحبہ و ابنہ
وحزبہ اجمعین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال اول ائمہ نے اجماع کی کیا تعریف فرمائی اور وہ اذان ثانی داخل مسجد ہونے پر
کیونکر صادق ہے **دوم** ہمارے فقہائے کرام نے کہین اس اجماع کا ذکر فرمایا نہ فرمایا ہو تو صاف انکار
فرما دیا جائے اور فرمایا ہو تو کہان **سوم** یہ تقسیم و تعریف کہ تواتر اجماع کی ایک قسم ہے کسی کلام پر
اجماع ہو گیا تو اوس تواتر نام پایا کسی فعل پر اتفاق ہو گیا اجماع کہلایا کتب معتمدہ اصول مین ہے یا نہ ایجاد
اگر ہے تو کہان **چہارم** روش حلم پر اسکی تطبیق بھی ارشاد ہو **پنجم** تا **ہفتم** رسالہ ۱۵ مین اس اجماع کے
قطعی ہونے ۳۳ مین یقینا اجماع ہونے ۳۷ مین اجماع صحابہ کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہونے
۳۵ مین مثل اجماع اذان و صلاۃ ہونے کا دعوے ہے کہ وہ رد ہو تو کسی اجماعی مسئلہ حتی کہ نماز پر اطمینان
نہین رہ سکتا ان دعوون پر دلیل کافی ارشاد ہو **ہشتم** اگر تمام مباحث سے قطع نظر ہو تو حضرات
کرام مالکیہ اور خود اونکے امام سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ رنج اسلام ہین کیا اونکے خلاف کے
ساتھ کوئی اجماع منعقد ہو سکتا ہے کیا اوسے قطعی یقینی و مثل اجماع نماز کہہ سکتے ہین۔ **نہم** تحفہ
شافعی المذہب کی عبارت سے کہ ۳۵ مین مستدلال ہے اوسمین ہذا المحل سے داخل مسجد کی طرف اشارہ ہے
یا بین یدی الامام کی طرف اول کی تعیین پر کیا دلیل ہے **دہم** بالفرض ہو بھی تو اوسمین اجماع صحابہ کا

کوئی لفظ ہے یا محض اپنے خیال پر قطعیت و یقینیت کا دعوی صحیح ہوسکتا ہے **یازدہم** یہ بھی سہی تو ایک ابن حجر کی نقل فقہ سے یقینا اجماع ہونا کیونکر کتب اصول مین اجماع منقول آحاد کا کیا حکم ہے اور اوسکی کبھی تعریف یہان صادق ہے یا صرف ادعا مصنف **دوازدہم** یہ ابن حجر اسی فتح الباری مین جو ملک مغرب کا حال لکھتے ہین وہ ۱۳ جز میں دعوی جمیع بلاد اسلامیہ اور وہ

ہین صریح تصریح تمام عرب عجم شرق و غرب پر کیا اتر و التا ہے **سیزدہم** کسی کتاب معتمد مین تصریح ہے کہ یہ اذان جمیع بلاد اسلامیہ مین داخل مسجد ہوتی ہے اگر نہین تو فرما دیا جائے کہ اسکی تصریح کتاب مین نہین اور اگر ہے تو اوس کتاب کا نام مع عبارت بحوالہ صفحہ ارشاد ہو **چہاردہم** اگر کسی کتاب مین نہین تو یہ دعوی رویت کی طرف مستند ہے یعنی تمام بلاد اسلامیہ مین تشریف لیگئے اور خود ملاحظہ فرمایا یا روایت کی جانب یعنی تمام جہان کے ہر اسلامی شہر سے خبر معتمد شرعی آئی جو کچھ بیان فرمائین اجرپائین ۔ اور سر دست دنیا بھر کے سب اسلامی شہرون کے نام ہی ارشاد ہو جائین ورنہ قیاس الغائب علی الشاہد کی شناعت خود حضرت والا ہی کے رسالہ مقاصد الاسلام کے حوالے صـ ۱۳ پر منقول ہے **پانزدہم** صـ ۱۷۹ پر فرعی مسئلہ کو بھی من شذ شذ فی النار مین داخل فرمایا کیا ائمہ معتمدین بھی اختلاف فقہی کو اسکا مصداق بتاتے ہیں ہان تو کہان **شانزدہم** ائمہ مجتہدین نے جن مسائل فرعیہ مین جمہور کا خلاف فرمایا کیا اونھین معلوم تھا کہ لاکھون لوگ اس مسئلہ مین ہمارے متبع ہو جائینگے کیا اس علم کی اونھون نے تصریح فرمائی یا غیب پر حکم ہے **ہفدہم** بالفرض اونھین یہ معلوم بھی ہو تو کیا گناہ شدید جسپر حدیث مین دوزخ کی وعید اس خیال پر جائز ہو جاتا ہے کہ آگے چلکر لوگ اس مین ہمارے ساتھی ہو جائینگے **ہیجدہم** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے تطبیق رکوع سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے کنز سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ نے عدم نقض وضو بالنوم سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے ابتدء مسئلہ استمتاع مین جمہور کا خلاف کیا ان تمام

۱ھ وہ جو شذ یہ باطل و مطرود بلکہ ملعون و مردود ادعا تھا کہ محض فرعی خلافیہ مین بھی مخالفت کثیر معاذ اللہ استحقاق جہنم ہے جسکی رو سے عیاذا باللہ مجتہدین کرام اور خود ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالی عنہم معاذ اللہ معاذ اللہ جہنمی قرار پاتے تھے جب اسپر ایراد وارد ہوا تو اس زعم نا مسدد کی مرہم پٹی صـ ۸ پر یون کی کہ اونکے تفرد کا یہ مطلب کہ اونکا لاکھون متبعین اوس جماعت سے علیحدہ ہو گئے یہ اور اس کے بعد کے نمبر اسی خرافت کے رد مین ۱۲

مصنف القول الاظہر کا ائمہ اربعہ و صحابہ کرام کو معاذ اللہ جہنمی ٹھہرانا

مصنف القول الاظہر یہ مان کر کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصدیق وفاروق کی سنت یہی ہی کہ اذان مسجد سے باہر دروازہ پر ہو پھر اوس سے حضرت عثمان غنی پر اعتراض اوٹھانا

مصنف القول الاظہر کی سخت نافہمی

صحابہ کرام اور انکے امثال عظام رضی اللہ تعالی عنہم کو معاذ اللہ شذ فی النار[له] کا مصداق بناتا سنیت ہو سکتا ہی نوز دہم ص۳۲ و ۳۳ پر یہہ حدیث سے صرف عہد نبوی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے لیکر زمانہ صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما تک کا حال معلوم ہوا کہ باب مسجد پر اذان ہوتی تھی اسکے بعد کا حال ہنوز پردہ خفا میں ہی ممکن ہی کہ جہاں حضرت عثمن رضی اللہ تعالی عنہ کے عہد میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ایک اذان کے اضافہ سے تغیر ہوا وہاں یہ تغیر بھی کچھ بعید نہیں کہ جو اذان عہد سابق میں باب مسجد پر ہوتی تھی وہ اب قریب منبر ہو گیا اسی ممکن الوجہ نہیں سے اجماع قطعی ثابت ہوتا ہی بستم عہد اوسکی شہادت میں عبارت مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی عمدۃ الرعایہ سے لکھی ثم نقل الاذان الذی کان علی المنارحین صعود الامام علی المنبر علی عہد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وابی بکر وعمر وصدر من خلافۃ عثمن بین یدیہ ص۳۶ پر لکھا ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ عہد نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وعہد صدیقی وفاروقی رضی اللہ تعالی عنہما میں اذان خارج مسجد دروازہ پر ہوتی تھی اور اعلام للغائبین کے لیے تھی لیکن عہد عثمانی میں وہ داخل مسجد ہو گئی الحمد للہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وصدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہما کی سنت تو تسلیم فرمالی کہ اذان مسجد سے باہر تھی اور اسی لیے مولوی صاحب لکھنوی نے اسکو سنت کہا رہا یہ کہ زمانہ ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہم میں داخل مسجد ہو گئی یہ عبارت مولوی صاحب لکھنوی کے کس حرف کا مطلب ہے ثم نقل[له] کی ضمیر کس طرف ہی عمدۃ الرعایہ اور اسکی اصل مدخل امام ابن الحاج کی پوری عبارت ملاحظہ فرماکر ارشاد ہو کیا ایسے تخیل کی بنا پر جس کا مبنی مولوی صاحب لکھنوی کی عبارت تک نہ سمجھنا ہو سنت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وصدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما کو رد کر دینا صحیح ہو سکتا ہی بینوا توجروا والتسلیم مع التکریم

[له] یعنی یہاں یہ عذر لنگ بھی نہیں چلتا کہ اونکے لا کھوں تبعین اوس جماعت سے علیحدہ ہو گئے تو معاذ اللہ یہ اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم تو القول الاظہر والے کے نزدیک ضرور جہنمی ہوئے اللہ تعالے باطل کے لیے تعصب سے بچائے کہ آدمی کو من شذ میں داخل ہی کر چھوڑتا ہے ۱۲ [له] اونکے کلام میں ثم نقل کی ضمیر ہشام کی طرف ہی جو ایک جابر بادشاہ تھا نہ کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف۔ یہ تو عقل وفہم کی حالت اور مدارک علمیہ میں دخل کی ہمت اللہ ہدایت دے ۱۲

پہلے گزارش نامہ کا جواب آٹھوین دن آسکتا تھا جو پینتیسوین ۳۵ دن آیا یہ تو وثوق ہو کہ حضرت ایک
سائل طالب حق کا سوال رد نفرمائینگے مگر۔ اگر ارشاد جواب مین تاخیر ہو تو رفع انتظار کے لیے
اتنا تحریر فرما دینا کہ اتنے دنون کے بعد جواب عطا ہوگا کرم سامی سے بعید نہین۔ ڈھائی آنے کے
ٹکٹ بغرض رجسٹری ملفوف ہین والتسلیم کل تصانیف گرامی کا شوق ہے اگر بقیمت ملتی ہون فہرست سے
اطلاع بخشی جائے دو جلد رد قادیانی مخذول کے چند صفحات دیکھے تھے ایک صاحب سے اونکی
تالیف کی وہ لیگئے۔ فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۰ شوال مکرم روز جان افروز دوشنبہ
۱۳۳۳ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ افضل الصلاۃ والتحیۃ آمین

یہ ہے وہ مفاوضہ عالیہ جسکے امضا کے بعد سو دن کامل انتظار فرما کر یہ تیسرا امضا ہوا۔

اعلیحضرت امام اہلسنت کا تیسرا مفاوضہ عالیہ بنام صاحب ممدوح بہادر

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب دامت برکاتہم۔ بعد تحیہ سنیہ گزارش نیازمند کی پہلی رجسٹری کا جواب تو ۳۵
دن مین ملگیا تھا اس دوسری ضروری رجسٹری کو آج سو دن کامل ہوگئے ۱۸ شوال کو گئی تھی اور
آج ۲۹ محرم الحرام ہے تو احتمال نہین کہ جناب جواب سوالات پر مطلع ہو کر حق اپنی طرف سمجھ لیں
اور جناب سے اغماض متوقع نہین کہ جناب اسی رسالہ مین تصریح فرما چکے ہین کہ سوال سائل کا رد گناہ کبیرہ ہے
اور یہ احتمال اس سے بھی بعید تر ہو کہ حق اس نیازمند کی طرف سمجھ کر قبول سے عدول ہو کہ ترک صواب
ترک جواب سے بدرجہا بدتر ہے جناب کے فضائل ان دونون احتمالوں کی گنجایش نہین دیتے لاجرم یہی شق
متعین ہے کہ ہنوز راے شریف متردد ہے ایسی حالت مین تاخیر بیجا نہین ع تنگو گو اگر دیر گوئی چہ غم
مگر رفع انتظار کے لیے اتنا تحریر فرما دینا ضرور تھا کہ جواب ملیگا اور اتنی مدت تک طلبی کی امید ہے میں نے
خیر گزارش نامہ مین بھی یہ گزارش کر دی تھی اب سو دن کامل انتظار کرکے گزارش کرتا ہون کہ
اب تو تعیین ہو کہ حضرت میرا جواب سے اطلاع ہو یعنی سمجھ کر جواب بھیجینگے فلان وقت تک انتظار کرو لکھنے مین
کچھ دقت نہین والتمنا آٹھوین دن تحریر آسکتی ہے بیس دن انتظار کرونگا بس وحسبنا اللہ
ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا
ومولنا محمد وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ روز چہار شنبہ

مسلمان دیکھیں یہ حالتیں ہیں یہ ہمتیں ہیں یہ حق طلبی ہی خوف بیبی ہی ادھر سے کن کن تواضع کے
کلمات ارشاد ہوئے اونپر یہ پسیجے بلکہ اولٹی خشونت برتی یہانتک کہ قادیانیوں اور غیر مقلدون کی مثالیں دی ادھر سے
اوسپر بھی صبر ہوا اور ادسی تواضع کے ساتھ تحقیق حق پر لانا چاہا صدا نہ آئی دونون بار حضور سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ کے واسطے دیے وہ بھی رد ہو گئے ہر بار خود اونکا اقرار کہ سائل کے سوال کا رد گناہ کبیرہ ہے
یاد دلایا کچھ پرواہ نکی ارشاد الٰہی کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون اللہ کو سخت دشمن ہی کہ
کہو کچھ اور کرو کچھ۔ اسپر بھی بے نیازی برتی۔ اب یافرمائیں القول الاظہر ص۳۲ میں اپنا ہی فرمایا ہوا کہ شائع ہوی پیچھے
رجوع الی الحق مردان خدا کا کام ہی ہر شخص میں اوسکی اہلیت نہیں ہوتی ع طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست ۔ دیکھا آپنے
مردان خدا کا فضل جسنے آفتاب پر خاک اوڑائی اوسیکے مونھ پر پلٹ کر آئی۔ سوالات نے سمجھا دیا کہ آپ یقیناً باطل پر
ہیں شائع ہوی پیچھے بھی رجوع الی الحق فرمائیے تو مردان خدا کا کام ہی ورنہ آپ تو مرغکے تحقیر و تصغیر سے لکھ چکے ہم آپکو
مرغ نکیر سے بھی نہ کہینگے ہاں آپکی تحریر خود ہی بولے گی ع طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست ۔ تو ہمارا کیا قصور ہے

مولی تعالی اتباع حق کی توفیق دے آمین

پیارے برادران اہلسنت کو ایک نہایت ضروری اطلاع

عزیز بھائیو مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فدائیو دین ہی او سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں۔ نگاہ رکھا گیا جسنے اسمیں
نگاہ خطا ہوئی اور تباہ ہوا وہ جسے اسمیں تمیز نہیں۔ بھائیو دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہی اوسمیں جو بات دیکھا کر ضرور دیتی ہے
اوسکے پاس نہیں جاتے نقصان کی جگہ سے ہٹ رہتی ہے کیسی رغبت اونٹ کیسا نرم بنا گیا ہی ایک بچہ نکیل ہاتھ میں لیکر
جہاں چاہی لیجائے مگر کوئیں میں گرانے تو کبھی نہ جائیگا۔ انسان کو ایک جانور سے کم ہونا نچاہیے اوان کا مسئلہ ایک فرعی مسئلہ
کہا جاتا اور اس حیلہ سے اوسکی بیقدری کیجاتی ہی وہ مسئلہ تو ضرور فرعی ہی اور فرعیات میں تعلادین کو ضرور نہیں بنیا مگر کہاں تک۔
وہاں تک کہ خلاف براہ عناد نہو ورنہ سنت مصطفے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بیقدری سخت ہے اوسکا نتیجہ ہوتا ہی کہ آدمی
کو دین میں پتا ہی نہ رہے انکار فصوص آخر یہ انکار نصوص آرہے وہابیہ کا تو نام ہی فضول ہی وہ تو کبھی دین میں تھے ہی نہیں رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرما چکے یمرقون من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ ثم لا یعودون دین سے نکل جائینگے جیسے تیر نشانہ سے
پھر لوٹ کر نہ آئینگے سنیت کے دعوے والون کو دیکھیے کہ سنت روکنے کیسی کیسی لغزشوں میں مبتلا ہوئے رامپوری صاحب
کی حالتیں لوان میں اللہ دہ ہزار ضرب اتو و نفی العاد و مقتل اکذب اجہل و سلامۃ اللہ لاہل السنۃ غیرہا رسائل الحجۃ میں ملاحظہ ہوں
جنمیں ادنکے دو ہزار ۲۰۲۵ عیب ہیں اور بحمدہ تعالی آجتک لاجواب ہیں اور ہمیشہ لاجواب رہینگے مصنف القول الاظہر کو

دیکھیے کہ انکی بات کی ترجیح فاسد کر دیا امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو معاذ اللہ ناری ٹھیرا دیا
اور بڑھے تو حضرات کرام عبد اللہ بن مسعود و ابو ذر و ابو موسیٰ اشعری و عبد اللہ بن عباس وغیرہم اجلۂ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو
معاذ اللہ جہنمی بنادیا امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ فقط تارک سنت بلکہ سنت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا بدلنے والا قرار دیا جامع الرموز کی عبارت گڑھ لی اوسپر وغیرہ کی گٹھری دھر لی امام ابن حجر پر تہمت
ہوگئی عثمن غنی اور انکے عہد کے جمع کثیر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بہتان کی تو ہمت ہی مسلمانو کیا حق کی حمایت
یوں ہوتی ہے اللہ و رسول جل و علا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صریح گالیاں دینے پر حسب الاتفاق علمائے حرمین شریفین نے
دیوبندیوں کی تکفیر فرمائی مصنف القول الاظہر کے لیے اوسکی کراہت اوسکی تلملاہٹ جھلک
رہ گئی ملاحظہ ہو سنت کی معاندت کہاں تک کھینچ لے گئی ع گر انکار خصوص آخر بانکار نصوص آرد ۂ آنکے
بدایونی امام جنکی تقلید سے جامع الرموز وغیرہ پر افترا باندھے اونکی حالت ناگفتہ بہ ہے رسالۂ
مبارکہ سد الفرار علی الصید الفرار ۱۳۳۳ نے اللہ و رسول و ائمہ پر اسّی سے زیادہ اونکے افترا و خیانت
گنا دیے رسالۂ جلیلہ نکس الباطلین بدرسہ تغرید ۱۳۳۳ نے اونکے پونے دو سو اقوال ضلالت بحوالۂ صفحہ بتا دیے جنمیں یہ کہ
انھیں حضرت نے اللہ عزوجل کی طرف جہل نسبت کیا اللہ تعالیٰ کو مرکب ٹھیرا دیا دیدار الٰہی کی سخت توہین کی رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو بیوفا کہا قرآن مجید و انجیل شریف میں اصولی اختلاف بتایا آیات وقوع اعظم و مولی علی و غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم
سبکو دیوانہ بتایا احکام اسلام کو تمسخر اور اودھم کہا خارجیوں کی تقلید معتزلہ کی پیروی غیر مقلدی کی تعلیمیں نصاریٰ کا
اتباع آخرت کی مذمت دنیا کی تعریف اللہ و رسول و آدم و انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ انواع انواع کی
گستاخیاں لاکھوں اولیا کی تکفیر حتے کہ صحابہ کرام پر الزام کفر خود حضرت مولنا عبد القادر صاحب بدایونی قدس سرہ
کی صریح بے تکفیر فتواے بدایوں کی رو سے خود مفتی کافر سارے بدایوں کافر تمام جہان کے مسلمان کافر والعیاذ باللہ رب العلمین
جسے شبہ ہو رسالۂ سد الفرار ملاحظہ کرے مسلمانو دیکھا عناد سنت کی شامت کہاں تک کھینچکر
لے گئی ع گر انکار خصوص آخر بانکار نصوص آرد ۂ مسلمانو اگر دین عزیز ہے تو آنکھ کھولو اور گمراہیوں سے بچو
ہمارا تو تمھارا کام سمجھا دینا ہمارا کام توفیق دینا مولیٰ عزوجل کا کام فستذکرون ما اقول لکم و افوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و حسبنا اللہ و نعم الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولنا محمد و آلہ و صحبہ
و ابنہ و حزبہ اجمعین آمین و الحمد للہ رب العلمین

سلخ ربیع الاول شریف ۱۳۳۴ھ